© rasailojaraid.com

شراکت ومضاربت اور جدید معاشی مسائل

*ڈاکٹر محمد اعجاز

Sharikah means sharing having two kinds: Sharikatul Milk and Sharikatul Aqd. Sharikatul Aqd can be divided into Sharikatul Amwaal, Sharikatul Aamaal and Shariktul Wujooh and it is further divided into Ayaan and Mafawadhah. Mudarabah is a special kind of partnership, where one partner gives money to another to do some business with that money and profit will be distributed among them in the percentage agreed between them. Islamic jurists have declared that Sharikah and Mudarabah based instruments will be the main modes of investments in the Islamic Financial Institution, Ijarah and Murabahah were introduced for interim period but after years we could not be able to do business on the basis of Sharikah and Mudarabah. These are four main causes of not practicing them. First cause is that we tried to Islamize the traditional prevailing financial institution. We did not established new system totally based on the Islamic principles and teachings. Second cause is to adopt the concept of legal person which is purely framed to achieve the goals of capitalism. Third cause is to justify limited liability which protects the rich of the society and increase the investors. Further and final cause is that to implement Islamic teachings, a minimum level of honesty is required which is missing in our society.

نبی آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت ہماری زندگی کے تمام شعبوں میں کمال رہنمائی کرتی ہے۔عقائد ہوں یا عبادات، انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، معاشرتی مسائل ہوں یا معاشی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ہمارا موضوع شراکت ومضاربت اور جدید معاشی مسائل ہے۔اس کے تحت جدید معاشی مسائل کے حل میں شراکت ومضاربت کے کردار پر بحث کریں گے۔شراکت ومضاربت پر اصولی گفتگو کر کے ان کی تطبیق کی راہ میں حائل مشکلات ورکاوٹوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔جن کو دور کر کے شراکت ومضاربت کے اصول روح کے مطابق کام لیا جاسکتا ہے۔

شراکت:

شراکت کا لغوی معنی اختلاط ہے۔[۱] اس سے مراد ہے ایک چیز کا دوسرے سے اس طرح ملا دینا ان میں امتیاز ختم ہوجائے۔ بعد میں اس کا اطلاق ایک خاص عقد پر ہونے لگا۔ کیونکہ عقد اختلاط کا سبب ہوتا ہے۔[۲]

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور۔

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

حنفیہ نے شراکت کی تعریف اس طرح کی ہے:

الشرکة عبارة عن عقد من المتشارکین فی رأس المال و الربح. [۳]

شراکت سے مراد ایسا معاہدہ ہے جو پہلے دو شریکوں کے درمیان ہوتا ہے جو اصل زر اور منافع میں شریک ہوتے ہیں۔ مالکیہ کہتے ہیں:

هی اذن فی التصرف لهمامع أنفسهما. [۴]

اس سے مراد اذن ہے جو شریکین میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو دونوں کے مشترکہ مال میں تصرف کے لیے اس طرح دیتا ہے اس کا اپنا حق تصرف برقرار رہتا ہے۔

شراکت کی اقسام:

شراکت کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔ شراکت ملک اور شراکت عقد۔ شراکت ملک یا املاک یہ ہے جب دو یا دو سے زیادہ اشخاص مل کر کوئی جائیداد وغیرہ خرید لیں یا وراثت میں کوئی زمین یا مکان مل جائے تو اس چیز میں وہ شریک ہوں گے اور اس شراکت کو شراکت ملک کہتے ہیں۔ شراکت عقود کی تین اقسام ہیں:

۱-شراکت اموال: جب دو یا دو سے زیادہ افراد اصل زر میں شریک ہوتے ہیں کہ ہم اکٹھے یا الگ کاروبار کریں گے۔ نتیجے میں جو منافع ہوگا وہ ان کے درمیان ایک تناسب سے تقسیم ہوگا۔

۲-شراکت ابدان: دو یا دو سے زیادہ افراد معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم مل کر کام کریں گے جو اجرت ملے گی وہ ان کے درمیان طے شدہ تناسب میں تقسیم ہوگی۔ اس میں اصل زر نہیں ہوتا۔

۳-شراکت وجوہ: دو یا دو سے زیادہ افراد معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم ادھار خریدیں گے اور نقد بیچیں گے منافع ایک طے شدہ تناسب میں ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔

پھر شراکت عقود عنان ہوتی ہے یا مفاوضہ۔ مفاوضہ میں راس مال، تصرف اور منافع میں برابری ہوتی ہے اور اگر ان میں تفاوت ہو تو عنان کہلاتی ہے۔[۵]

شراکت کی شرائط:

مذاہب فقہی ہمیں شراکت کی جو عمومی شرائط بیان کی گئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- ہر شریک وکیل بننے اور وکیل بنانے کا اہل ہو۔ اس لیے کہ ہر شریک دوسرے کے وکیل کی حیثیت میں تصرف کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

۲- منافع کی مقدار نسبت میں معلوم ہو کسی ایک شریک کے لیے منافع میں سے حصہ طے شدہ مقرر نہ ہو۔

۳- شراکت اموال میں شراکت کا اصل زر موجود ہو، قرض نہ ہو اور نہ غائب ہو۔

۴- شراکت کا اصل ذر ثمن مطلق یعنی درہم، دینار اور نقدی کی صورت میں نہ تا کہ منافع کے تعین میں تنازع نہ ہو۔[۶]

مضاربہ:

مضاربہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

ھی أن یدفع المالك الی العامل مالا یتجر فیه و یکون الربح مشترکا بینھما بحسب ما شرطا. [۷]

مضاربہ یہ ہے کہ مال کا مالک کاروبار کرنے والے کو تجارت کے لیے مال دے اور منافع طے شدہ تناسب سے ان کے درمیان تقسیم ہو۔

مضاربہ کا لفظ ضرب فی الارض سے ماخوذ ہے کیونکہ مضارب ابتغاء فضل اللہ کے لیے ضرب فی الارض کرتا ہے۔ مضاربہ کو قراض، مقارضہ اور معاملہ بھی کہا جاتا ہے۔

مضاربہ کی دو اقسام ہیں، مطلقہ اور مقیدہ، جب کوئی شخص مال دیتے ہوئے کوئی قید نہ لگائے تو اسے مطلقہ کہتے ہیں۔ اگر جگہ، کاروبار یا افراد کے بارے کوئی پابندی عائد کر دی گئی ہو تو اسے مقیدہ کہتے ہیں۔[۸]

شرائط مضاربہ:[۹]

۱- رب مال اور مضارب سے متعلق شرط یہ ہے کہ دونوں میں اہلیت تو کیل اور وکالت ہو۔

۲- راس مال نقدی کی شکل میں ہو۔

۳- راس مال موجود ہو، قرض اور غائب نہ ہو۔

۴- راس مال مضارب کے سپرد کر دیا گیا ہو۔

۵- منافع کی مقدار تناسب میں معلوم ہو۔

شراکت ومضاربت کی مشروعیت:

سب سے پہلی بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ شراکت و مضاربت کو اصل کے خلاف جائز قرار دیا ہے۔ مضاربت کے باب میں حنفیہ کہتے ہیں کہ قیاس وقاعدہ کا تقاضا ہے کہ مضاربت جائز نہ ہو کیونکہ یہ اجارہ با جر

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

مجہول بلکہ بأجر معدوم ہے۔ مضاربہ کی نظیر اجارہ ہے اور اجارہ کی صحت کے لیے اجرت کا معلوم و متعین ہونا شرط ہے۔ جبکہ مضاربہ میں اجرت میں ملنے والی منافع عقد کے وقت معدوم ہوتا ہے۔

کہتے ہیں **واستحسنا و ترکنا القیاس بنص۔**[۱۰]

کہ ہم نے نص کی وجہ سے قیاس کو ترک کر کے استحسان کیا اور مضاربہ کو جائز قرار دیا۔

شراکت و مضاربت کو انسانوں کی ضرورت ہونے کی بناء پر مشروع قرار دیا گیا۔ شریعت میں مال کو انسانی ضروریات میں شامل کیا گیا ہے۔ مال کے حصول کے ساتھ ساتھ مال میں نمو کی ضرورت بھی متحقق ہے۔ بعض افراد کے پاس مال ہوتا ہے مگر کاروباری صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض کے پاس صلاحیت ہوتی ہے مگر مال نہیں ہوتا۔ شراکت و مضاربت کے ذریعے مال میں نمو ہوتی ہے اور جن کے پاس مال نہیں ہوتا اُن کو مال حاصل ہوتا ہے۔[۱۱]

شراکت و مضاربت کو مشروع نہ کیا جاتا تو انسانی زندگی مشقت کا شکار ہو جاتی اسی بات کو علامہ سیوطی اور ابن نجیم اس طرح بیان کرتے ہیں۔ **مشروعیة الرد با لعیب ...... القرض وا لشرکة و الصلح ...... والقراض و العاریة و الودیعة للمشقة العظیمة فی أن کل أحد لاینتفع اِلا بما هو ملکه و لا یستوفی اِلا ممن علیه حقه و لا یاخذه الا بکماله و لایعاطی أموره الا بنفسه ، فسهل الأمر بأباحة الانتفاع بملك الغیر بطریق الاِجارة او الاِعارة او القرض و بالاستعانة بالغیر و کالة و ایداعا و شرکة و قراضا۔**[۱۲]

عیب کی وجہ سے مبیع کو واپس کرنا، قرض، شراکت، صلح، مضاربہ، عاریہ اور ودیعہ کو مشروع اس لیے قرار دیا گیا اگر یہ قرار دے دیا جاتا کہ ہر کوئی صرف اپنی ملکیتی چیز سے منتفع ہوسکتا ہے جسکے ذمہ حق ہے صرف وہی ادا کرسکتا ہے۔ اپنے حق کو صرف کمال کے ساتھ لے سکتا ہے اور اپنے امور صرف خود ہی نپٹا سکتا ہے تو اس میں بڑی مشقت ہوتی۔ اس مشقت کی وجہ سے معاملات کو آسان بنا دیا گیا کہ ملک غیر سے منفعت کو اجارے، عاریہ اور قرض کے ذریعے جائز کیا گیا اور دوسروں کی مدد سے معاملات کو وکالت، ودیعہ، شراکت اور مضاربہ کے ذریعے سرانجام دینے کو جائز قرار دیا گیا۔

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ شراکت و مضاربت اصلاً جائز نہیں بلکہ انسانوں کی ضرورت کے پیش نظر اسے جائز قرار دیا گیا۔

عاقدین میں اہلیت کا ہونا:

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

شراکت ومضاربت کرنے والے افراد میں اہلیت کا ہونا شرط ہے۔ فقہاء کہتے ہیں۔

فیشترط ان یکون کل شریك اهلا للوکالة والتوکیل . [۱۳]

مضاربت کے باب میں کہتے ہیں:

ما یشترط فی العاقدین و هما رب المال و المضارب :فهو اهلیة التوکیل والوکالة لان المضارب یتصرف بامر رب المال وهذا معنی التوکیل. [۱۴]

اہلیت کی بنیاد زندگی اور عقل ہے۔ اہلیت اسی کی ہوگی جس میں زندگی اور عقل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراکت ومضاربت حقیقی انسانوں کے درمیان ہوگی۔ شریعت کی رو سے معاملات جیتے جاگتے اور عقل رکھنے والے انسانوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ شخص قانونی کا جواز محل نظر ہے۔

مضارب اور شریک کا دوسرے شریک کے مال کا امین ہونا:

مضارب رب المال کے مال کا امین ہوتا ہے۔ ضامن نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک شریک کے پاس دوسرے شریک کا مال امانت ہوتا ہے۔

اتفق الفقهاء علی ان یدرا لشریك فی المال أمانة کالودیعة لأنه قبض المال باذن صاحبه لا لأجل ان یدفع ثمنه. [۱۵]

فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ شریک کے قبضے میں مال ودیعہ کی طرح امانت ہے کیونکہ وہ مال پر اس کے مالک کی اجازت سے اس کی قیمت ادا کیے بغیر قابض ہوتا۔

فقد اتفق آئمة المذاهب علی أن العامل المضارب أمین فیما فی یده من رأس المال بمنزلة الودیعة لأن قبضه باذن مالکه لا علی وجه البدل. [۱۶]

تمام مذاہب کے آئمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کاروبار کرنے والا مضارب اپنے قبضے میں مال کے حوالے سے ودیعہ کی طرح امین ہوتا ہے کیونکہ وہ مال کے اذن سے اس پر قبضہ کرتا ہے نہ کہ معاوضے کے طور پر۔

راس المال تلف ہوجانے پر مضارب کے ضامن ہونے کی شرط لگانے پر حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک شرط باطل ہوگی۔ عقد صحیح ہوگا۔ مالکیہ اور شافعیہ کہتے ہیں مضاربت فاسد ہوگی۔

ذریعہ سرمایہ کاری:

شراکت ومضاربت کے ذرائع سرمایہ کاری Modes of Financing ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

سودی معیشت کے مقابلے میں جب بھی متبادل ذرائع سرمایہ کاری تجویز کیے گئے تو شراکت ومضاربت کو متبادل ذرائع میں ضرور شامل کیا گیا۔ انفرادی سطح پر سرمایہ کاری ہو یا مالیاتی اداروں کی سطح پر شراکت و مضاربت کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلامی بنکاری میں بھی علماء نے اجارہ اور مرابحہ کو وقتی طور پر اور عبوری دور کے لیے متعارف کرایا اور فتویٰ جواز عطا کیا کہ جب تک مالیاتی ادارے شراکت ومضاربت کے حوالے سے انسٹرومنٹ متعارف نہیں کر پاتے اور جب تک عوام کا سرمایہ کاری کے حوالے سے اسلامی بینکوں پر اعتماد قائم نہیں ہو جاتا اجارہ اور مرابحہ کے ذریعے سرمایہ کاری کر لی جائے۔ مگر اب تک اس طرف ٹھوس پیش قدمی نہیں ہو سکی۔ اسلامی بنک کا پورا کاروبار اجارہ اور مرابحہ پر کھڑا ہے۔ شراکت ومضاربت کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسلامی بنکاری کے حوالے سے پیش کیے جانے والے شبہات کی بڑی وجہ بھی شراکت ومضاربت کو اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔

لوگوں کے شراکت ومضاربت کی صورت میں سرمایہ کاری نہ کرنے کی کئی وجوہات پیش کی جاتی ہیں ان میں چند پیش خدمت ہیں۔

ا- شراکت ومضاربت کا مستقلاً اختیار نہ کرنا:

ابھی تک ہمارا رویہ یہ ہے کہ پہلے سے موجود اداروں اور نظام میں جزوی تبدیلی کر کے اور پیوند لگا کر اس میں سے غیر اسلامی عناصر کو نکال کر کام چلانے کی کوششیں ہوئیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ صورت میں تھوڑی تبدیلی کے بعد نظام ویسا ہی رہا ہے کوئی حقیقی تبدیلی نہ ہو سکی۔ اس لیے یہ اعتراض بھی وارد ہوا کہ Islamization کے عمل نے عملی لحاظ سے پہلے سے موجود موجودہ باطل نظام کو بالواسطہ طور پر مضبوط کیا ہے۔ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرابحہ اور اجارہ نے سودی مالیاتی نظام کو جواز فراہم کرنے کے لیے حیلہ فراہم نہیں کیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام کی روح کو حاصل کرنے کے لیے لازمی ہے کہ صحیح اسلامی بنیادوں پر نظام اور اداروں کی تشکیل کی جائے تاکہ عام لوگوں کا اعتماد ان اداروں پر قائم ہو، اس کے لیے شراکت ومضاربت کو عملاً اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں ایسے ادارے وجود میں لانے کی ضرورت ہے جو اپنے کاروبار میں شراکت ومضاربت کو بنیادی طور پر اختیار کریں۔

ب- شخص قانونی کا جواز: Legal Person

شراکت ومضاربت کے ثمرات نہ نظر آنے کی وجہ اور عامۃ الناس کے اسلامی اداروں پر اعتماد نہ ہونے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وجہ بڑی حد تک شخص قانونی کا جواز ہے۔ جدید قانون کے مطابق کمپنی اور کارپوریشن ایک شخص قانونی ہے۔ علماء نے شخص قانونی کے جواز کے حوالے سے فقہ اسلامی سے شخص قانونی کے نظائر پیش کیے ہیں۔

شخص قانونی کے نظائر:

۱- وقف بھی ایک طرح کا شخص قانونی ہے۔ وہ مالک ہوتا اگر کوئی شخص اپنی کسی چیز کو وقف کرتا ہے۔ وقف کا ادارہ اس مالک ہوتا ہے۔ اس طرح وقف عدالتی دعوؤں میں مدعی اور مدعی علیہ ہوتا ہے۔

۲- بیت المال بھی شخص قانونی کی نظیر ہے۔ اگر بیت المال کے ایک حصہ میں مال نہ ہو تو بقدر ضرورت دوسرے حصے سے قرض لیا جاسکتا ہے۔ مقدم الذکر حصہ مدیون اور موخر الذکر دائن ہے۔

۳- ترکۃ مستغرقۃ بالدین بھی شخص قانونی کی نظیر ہے ۔ کسی میت کا سارا ترکہ دیون میں مستغرق ہو تو اس صورت مدیون میت ہے اور نہ ورثہ بلکہ مدیون ترکہ ہوا۔

۴- حنفیہ کے علاوہ ائمہ ثلاثہ کے ہاں مال زکوٰۃ کئی شخصوں میں مشترک ہو تو زکوٰۃ انفرادی حصوں پر نہیں بلکہ مجموعہ پر ہوتی ہے۔

اصولی طور پر اسلام میں شخص قانونی کا کوئی جواز نہیں جہاں تک شراکت ومضاربت کا تعلق اور تذکرہ کیا جاچکا ہے کہ شراکت ومضاربت کے لیے اھلیت التوکیل والوکالۃ شرط ہے۔ شریعت میں شخص کی بحث مکلّف کے تحت کی گئی ہے۔ خصوصاً عقود میں عاقد میں اہلیت کا ہونا ضروری ہے۔ شریعت میں شخص قانونی کی مثالیں اگر ہیں تو ذمہ داری سے فرار کے لیے نہیں ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے ہیں۔ جدید سرمایہ داری نے اپنے اہداف حاصل کرنے کے لیے شخص قانونی کا تصور پیش کیا ہے۔ مغربی انسان حقوق کے لیے تو اپنا آپ منواتا ہے اور ذمہ داری کے حوالے سے اپنے آپ کو اجتماعیت میں گم کرتا ہے۔ مغرب کی تقلید میں ہم نے کمپنی اور کارپوریشن کی طرح شراکت ومضاربت کو شخص قانونی کا درجہ دیا تو اس میں سے اسلامی روح نکل گئی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شخص قانونی جدید مغربی سرمایہ دارانہ نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ شخص قانونی کا جواز ان تمام نتائج کو لے کر آئے گا جن کے لیے اسے گھڑا گیا ہے۔ کہ جیتے جاگتے انسان کو ایک مصنوعی جسم میں گم کردیا جائے۔ فائدہ اور منافع سمیٹنے کے لیے حقیقی انسان موجود ہوتا ہے اور ذمہ داری اور نقصان کے حوالے سے شخص قانونی کو آگے کردیا جاتا ہے جو کمپنی یا ادارہ لوگوں سے سرمایہ کاری کرائے اور لوگوں کا اصل زرقرض کی طرح محفوظ بھی نہ ہو کیونکہ شراکت ومضاربت میں ضمان نہیں بلکہ امانت ہوتی ہے۔ لوگوں کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شراکت ومضاربت کی صورت میں سرمایہ کاری کرنا تقریباً ناممکن ہوگا۔اسی لیے تو مالیاتی اداروں کو مرابحہ اور اجارہ پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔

ج-محدود ذمہ داری(Limited Liability):

شخص قانونی کے جواز کا لازمی نتیجہ محدود ذمہ داری ہے۔جیسا کہ شخص قانونی کے فوائد بتاتے ہوئے کہا گیا:

> Another important advantage is undoubtly the ability to carry on business with limied liablity that is to say, no member shoulder the debts of the company to an extent greater than the amount outstanding, if any, on the value of his shares.[18]

ایک اوراہم فائدہ کاروبار کو محدود ذمہ داری کے ساتھ چلانا ہے۔اس طرح کہ کمپنی کا کوئی رکن کمپنی کے قرض کا اتنا ہی ذمہ دار ہوتا ہے جس قدر دستیاب سرمائے میں اس کے حصص کا تناسب ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ سوچ یہ ہے To seek maximum profit with minimum liability۔کہ کم از کم ذمہ داری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کیا جائے۔

جب شراکت ومضاربت میں بھی محدود ذمہ داری کے اصول کا اطلاق کیا جاتا ہے تو اسی وجہ سے لوگ اعتماد واعتبار نہیں کرتے۔کمپنیاں Bankrupt ہوجاتی ہیں۔سرمایہ کاری کرنے والے کنگال ہوجاتے ہیں مگر کمپنی مالکان اس نقصان میں پوری طرح حصہ دار نہیں بنتے۔ان کا سرمایہ بڑھتا ہے مگر سرمایہ کار خسارہ برداشت کرنے میں اکیلے رہ جاتے ہیں۔مگر ہمارے علماء نے تمام مغربی معاشی تصورات کی طرح محدود ذمہ داری کو بھی سند جواز فراہم کرنے کے لیے دور کی کوڑی لانے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔کیا ہر مغربی اور سرمایہ دارانہ معاشی اصول کو شریعت اسلامیہ کی چھتری مہیا کرنا ہمارے علماء کی ذمہ داری ہے۔ہمارے علماء محدود ذمہ داری کے آگے رکاوٹ بنتے تو اسلامی مالیاتی ادارے کسی حد تک اسلام کی روح کو پہنچ سکتے تھے۔

اگر صحیح روح کے مطابق شراکت ومضاربت کو رواج دیا جائے تو ہمارے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

د-مضارب وشریک کا امین ہونا:

پہلے ہم جان چکے ہیں۔مضارب کے پاس رب المال کا مال اور ایک شریک کے پاس دوسرے شریک کا مال امانت ہوتا ہے۔لہٰذا اگر اس کے پاس مال ہلاک ہوجائے تو جب تک اس کی کوتاہی اور تعدی ثابت نہ

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

ہو وہ نقصان کا ذمہ دار نہیں۔ موجودہ دور میں لوگ دوسرے کے مال اعتبار سے غفلت برتتے ہیں یا خیانت کرتے ہیں۔ اس لیے شراکت ومضاربت پر مال دوسروں کو نہیں دیتے کہ غفلت وکوتاہی ثابت کرنا مشکل کام ہے۔ حضرت علیؓ نے خام مال کے حوالے سے درزی اور موچی وغیرہ کو ضامن قرار دیا جب انہوں نے لوگوں کے مالوں میں کوتاہی کرنا شروع کر دی جبکہ وہ پہلے امین ہوتے تھے۔[۱۹]

یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ علماء ومجتھدین اس دور میں مضارب وشریک کو ضامن قرار دیں تاکہ سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو اور وہ شراکت ومضاربت کی طرف آئیں۔ ایسا کرنے میں ایک بڑا شرعی مانع حائل ہے۔ اس سے ربح مالم یضمن لازم آتا ہے جس سے نبی رحمت علیہ السلام نے منع کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو تبدیل کرنے کی بجائے اپنے آپ کو شریعت کے تقاضے پورا کرنے کے قابل بنانا چاہیے۔ امانت کے لیے ایمان کا ہونا ضروری ہے اور یہ شریعت ایمان والوں کے لیے ہے۔ شراکت ومضاربت اور پوری شریعت کی اصل صورت میں نفاذ کے لیے اور ثمرات سمیٹنے کے لیے ایمان ایک کم ازکم درجہ پر ہونا تو لازمی شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال کی نمو کے لیے شراکت ومضاربت کو مشروع قرار دیا ہے۔ آج اگر ہم سرمایہ کاری کے لیے اپنے مالیاتی اداروں کو موثر اور نتیجہ خیز بنانا چاہتے ہیں اور ان اداروں سے سرمایہ دارانہ روح نکال کر صحیح اسلامی روح کے مطابق اپنی معشیت کو استوار کرنا چاہتے ہیں تو شراکت ومضاربت کو بروئے کار لاکر اپنے معاشی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اگر سرمایہ کاری اور اداروں میں اعتماد ہو جائے تو ہمارے معاشرے میں نہ تو سرمایے کی کمی ہے اور نہ کاروباری صلاحیت کی کمی ہے۔ لوگ سرمایہ لیے پھرتے ہیں مگر اعتماد اور اعتبار والے افراد اور ادارے موجود نہیں۔ اس حوالے سے تھوڑی سی اصلاح کر لیں تو شراکت ومضاربت کے ذریعے تمام مسائل کو حل کرنا کوئی مشکل ہدف نہیں۔

© rasailojaraid.com
An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

© rasailojaraid.com

حوالہ جات وحواشی

۱- ابن منظور الافریقی، لسان العرب، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۹۹/۷

۲- ابن ہمام، کمال الدین عبدالواحد، شرح فتح القدیر، مصر، مطبعۃ امیریہ، ۲/۵؛ زیلعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۰ھ، ۳۱۳/۲

۳- ابن عابدین، محمد امین بن عمر، ردالمحتار علی الدرالمختار، بیروت، دارالفکر، ۱۳۸۶ھ، ۳۶۴/۲

۴- الشرح الکبیر، ۳۴۸/۳

۵- کاسانی، علاء الدین ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت، دارالکتاب العربی، ۱۹۸۲ء، ۵۶/۶؛ فتح القدیر، ۳/۵

۶- بدائع الصنائع، ۶/ ۶۰-۵۸؛ الشربینی الخطیب، شمس الدین محمد بن احمد، مغنی المحتاج الی معرفۃ الفاظ المنھاج، دارالکتب العربیۃ، ۱۴۱۵ھ، ۲۱۳/۲؛ ابن قدامۃ، المغنی، بیروت، دارالفکر، ۱۴۰۵ھ، ۱۶/۵

۷- ردالمحتار، ۵۰۴/۴؛ مغنی المحتاج ۲/ ۲۰۹

۸- مغنی المحتاج، ۲۱۰/۲

۹- بدائع الصنائع، ۶/ ۸۸۶؛ تبیین الحقائق، ۸۲/۶

۱۰- بدائع الصنائع، ۶/ ۷۹

۱۱- بدائع الصنائع، ۶/ ۵۹

۱۲- السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن، الاشباہ والنظائر فی قواعد وفروغ فقہ الشافعیۃ، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸ء، ۱۶۰/۱؛ ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر علی مذھب ابی حنیفۃ النعمان، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸ء، ص:۷۹

۱۳- بدائع الصنائع، ۶/ ۵۸

۱۴- تبیین الحقائق، ۵۳/۵؛ مغنی المحتاج، ۳۱۰/۳

۱۵- وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دارالفکر، بیروت، ۸۲۸/۴

۱۶- ایضاً، ۸۵۳/۴

۱۷- تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت وتجارت، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۰۳، ص: ۸۰-۸۱

۱۸- Dias Jurisprudence, P:313

۱۹- زیدان، عبدالکریم، الوجیز فی اصول الفقہ، بیوت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۳۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.
© rasailojaraid.com